بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم - بدھ

خطبہ نمبر ۳۱

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۰ تبوک ۱۳۴۸ھ - ۱۰ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۰۹

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

کراچی یکم تبوک (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں مکرم نعیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے درخواست کی تھی کہ حضور مجلس کی طرف سے دعوت عصرانہ قبول فرمائیں حضور ایدہ اللہ نے ان کی اس درخواست کو ازراہ ذرہ نوازی شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ مورخہ ۳۰ ظہور عصر کی نماز سے فارغ ہو کر حضور ایدہ اللہ مع مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ مکرم سید میر داؤد احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے۔ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری پونے چھ بجے احمدیہ ہال تشریف لے گئے جہاں مجلس کی طرف سے دعوت عصرانہ کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ اس دعوت میں مجالس خدام الاحمدیہ کراچی۔ ڈرگ روڈ۔ ملیر اور کورنگی کریک کے قریباً ساڑھے چھ سو خدام کے علاوہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر و دیگر عہدیداران جماعت احمدیہ کراچی نے بھی شمولیت کی۔

چائے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم ثاقب زیروی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت تمام خدام کو باری باری مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

کل اتوار دن کے گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے اور پھر نماز ظہر کے کھانے کے بعد مزید ایک گھنٹہ تک حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے کراچی اور بیرونجات سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے احباب کو ازراہ شفقت انفرادی ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔

شام کو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ خاصی دیر تشریف فرما رہ کر احباب کو مختلف علمی اور دینی موضوعات پر اپنے ارشادات عالیہ سے نوازتے رہے۔ (خاکسار یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے کل بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب تک کسی کام میں آسمان سے برکت نہ پڑے اُس وقت تک وہ مبارک نہیں ہوتا

خدا تعالیٰ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیئے جس کا یہ ایمان نہیں اس میں دہریت کی ایک رگ ہے

"توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ کہہ لیا کہ زید کے یہ معنی ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔ اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی۔ ہوا۔ غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اسے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے۔۔۔۔

جو کام ہے خواہ معاشرہ کا خواہ کوئی اور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا غرض اللہ تعالیٰ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیئے جس کا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۳۱۵-۳۱۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

شہریت اور اس کے حقوق

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا کَانَ مَا اُکِلَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃً، وَمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃٌ، وَلَا یَرْزَؤُہٗ اَحَدٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ صَدَقَۃٌ"

(مسلم باب فضل الغرس والزرع ص ۲۴/۲-۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان پھل دار درخت لگاتا ہے خواہ اس کا پھل کھایا جائے یا چرایا جائے اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا اور وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔ اسی طرح جو اس کی ٹہنیاں کاٹتا ہے اس کا بھی اس کو ثواب ملے گا اور اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَّتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَہَا مِنْ ظَہْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَہْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ: وَاللّٰہِ لَاُنَحِّیَنَّ ہٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْہِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ" (مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الأذی عن الطریق ص ۲۰۷/۲-۲)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنت میں پھر رہا تھا اور اس نے صرف یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گزرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی راستے سے کاٹ دیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے راستہ پر ایک درخت کی لٹکی ہوئی ٹہنی دیکھی جس سے مسلمانوں کو گزرتے وقت تکلیف ہوتی تھی۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس ٹہنی کو کاٹ کر پرے ہٹا دوں گا تاکہ مسلمانوں کو یہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس (کے اس فعل) کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْہَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ" قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ "غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ"

(بخاری کتاب الاستیذان باب یایہا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتا الخ ص ۹۴۰/۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں اس کے بغیر چارہ نہیں۔ ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مصر ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نظر کو بند رکھنا۔ دکھ دینے سے بچنا۔ سلام کا جواب دینا اور بری بات سے روکنا اچھی باتوں کا حکم دینا۔

(۴)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْکِئُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحِلُّ سِقَاءً، وَلَا یَفْتَحُ بَابًا، وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً۔ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرِضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا، وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْیَفْعَلْ: فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَہْلِ الْبَیْتِ بَیْتَہُمْ"

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب الامر بتغطیۃ الاناء ص ۲۸۳/۲-۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے برتنوں کو ڈھانک کر رکھا کرو مشکوں کا منہ بندھا رہے یعنی پینے کے پانی کو کھلے منہ نہ رکھو۔ اپنے دروازے رات کو بند رکھو۔ دیا بجھا کر سوؤ۔ اگر تم ایسا کروگے تو شیطان تمہاری مشک کا منہ ننگا نہیں کر سکے گا تمہارا دروازہ نہیں کھول سکے گا۔ برتن ننگا نہیں کر سکے گا۔ یعنی تم ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤ گے۔ اگر کسی کے پاس برتن ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو برتن ڈھانکنے کے لئے برتن پر آڑے انداز میں لکڑی ہی رکھ دو اور ایسا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام یعنی بسم اللہ پڑھے دیا جلتے رہنے سے یہ نقصان ہو سکتا ہے کہ گھر میں رہنے والے چوہے اسکی بتی گھسیٹ لے جائیں اور اس طرح گھر کو آگ لگ جائے۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی شکل میں تین سال قبل جو درخت لگایا گیا تھا اس نے شیریں پھل دینے شروع کر دیئے ہیں

علمی دنیا میں اسلام کا رعب قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بکثرت تحقیقی مقالے لکھے جائیں

دنیا پر یہ ثابت کر دو کہ قرآنِ کریم کے علوم کا ساری دُنیا مل کر بھی مقابلہ نہیں کر سکتی

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام ایک تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ ۲۵ ماہ ہجرت ۱۳۴۸ہش (۲۵ مئی ۱۹۶۹ء) پونے گیارہ بجے صبح فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کے سامنے میدان میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس کی تین غراض تھیں

۱۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام منعقدہ تصانیف کے انعامی مقابلہ ۱۳۴۶ہش میں کامیاب ہونے والے احباب میں تقسیم انعامات

۲۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں احبابِ جماعت کے پیشکردہ وعدوں کی وصولی کا جائزہ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات بنام حضرت عبداللہ صاحب سنوری رضؓ کا اصل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے ان کی حفاظت کے لئے ضروری ہدایات حاصل کرنا۔

اس تقریب میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائرکٹرز۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان، تحریک جدید کے وکلاء، وقفِ جدید کے ناظمین اور علاقائی اور اضلاعی امراء کے علاوہ بہت سے مقامی احباب بھی شریک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ نوازش اس میں شمولیت فرمائی ۔۔۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامبڑی نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام سنایا۔ اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مقابلہ تصانیف ۱۳۴۶ہش کے کوائف پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضور نے کامیاب ہونے والے خوش قسمت مقالہ نگاروں کو اپنے دستِ مبارک سے ایک ایک ہزار روپیہ کے نقد انعامات عطا فرمائے۔ ان احباب کے نام یہ ہیں۔

۱۔ محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور — "اسماء الانبیاء فی القرآن"
۲۔ " قریشی محمد اسداللہ صاحب — "عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ"
۳۔ " حافظ محمد اسحاق صاحب خلیل مقیم سوئٹزرلینڈ — "مسلمان سلاطین ہند کے متعلق جبری اشاعتِ اسلام کی روایات کا تنقیدی مطالعہ"
۴۔ " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ — "سمندر اور اس کے عجائبات"

اس موقعہ پر مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا البم محترم کرنل عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے احباب کو اس کی زیارت کرائی اور پھر ہدایت فرمائی کہ اس البم کو فی الحال خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں محفوظ کر دیا جائے۔ جب فضل عمر فاؤنڈیشن کی لائبریری میں اس قسم کے نوادرات کے لئے مناسب حفاظت اور جگہ کا انتظام کیا جائیگا۔ تو پھر اسے وہاں رکھا جائے۔

اس موقعہ پر حضور نے جو خطاب فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج کے دن

اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہمارے دل معمور ہیں

قریباً تین سال قبل ایک پُرخلوص تخیل دماغ میں پیدا ہوا۔ اس تخیل کو جماعت نے اللہ تعالیٰ کی تحریک سے اپنایا اور یہ فیصلہ ہوا کہ اس روحانی درخت کی بلوغت پر تین سال کا عرصہ خرچ ہوگا۔ وہ تین سال گزر رہے ہیں اور درخت پھل دینے کے قابل ہو گیا ہے۔ خیال تھا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جماعت ۲۵ لاکھ روپیہ جمع کرے۔ اس وقت ۲۸ لاکھ ۵۳ ہزار روپے کی رقم جمع ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید کئی لاکھ روپیہ بھی اس عرصہ کے اندر اور جمع ہو جائے گا۔

درخت جب کہ درختوں کو جاننے والے جانتے ہیں پھل دینے پر آتا ہے تو شروع میں تھوڑی تعداد میں پھل اسے لگتے ہیں اسی طرح

اس درخت کو چار پھل تو آج لگے ہیں

اور آپ نے ان کی خوشبو کو تھوڑا سا سونگھا ہے یعنی چار مقالے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سکیم اور ہدایت کے مطابق لکھے جا چکے ہیں جن کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو اسلامی نقطۂ نگاہ سے فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ اس وقت تک دو میدانوں میں ہمارا غیر سے مقابلہ ہے۔ ایک علمی میدان ہے اور ایک تائیداتِ سماوی کا میدان ہے تائیداتِ سماوی کے لئے کچھ اور قسم کے مجاہدات کرنے پڑتے ہیں اور اس مادی دنیا میں مادی دلائل سے کام لے کر علمی میدانوں میں جو کام کیا جاتا ہے اس کے لئے ایک اور قسم کا مجاہدہ درکار ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں، تقریروں اور ملفوظات میں علم کے اس قدر وسیع سمندر ہیں کہ اگر ہم ان سمندروں کے حسن اور افادیت کو سمجھیں اور انہیں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے دیکھیں اور اس طرح پر دنیا کے سامنے

علمی تحقیق پیش کریں

تو ساری دنیا مل کر بھی جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی لیکن اس کام کی طرف جماعت کو ایک عرصہ سے اتنی توجہ نہیں ہو رہی تھی جتنی توجہ کہ ہونی چاہیئے تھی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کام ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ورنہ چار مقالے تو کیا چار سو مقالے بھی میں سمجھتا ہوں ہماری علمی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہیں یعنی اس ضرورت کے لئے کافی نہیں ہیں کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کریں کہ جو علوم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رکھے ہیں ان علوم کا ساری دنیا بھی مل کر مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، تحریروں اور ملفوظات میں قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ

نے جماعت کو بار بار اس طرف توجہ دلائی تھی لیکن جماعت نے اس کی اہمیت کو سمجھا نہیں تھا اور شکر ہے کہ اب وہ اس طرف توجہ کرنے لگی ہے اور انشاء اللہ اللہ نے توفیق دی تو کچھ اور راہیں بھی ایسی نکالی جائیں گی جن کے نتیجہ میں ہم صحیح تحقیقاتی علوم کا جو دنیوی معیار ہے اس سے بڑے معیار کی معلومات دنیا کے سامنے رکھیں گے ہمارا جو معیار ہے وہ دنیوی اقدار پر ہی نہیں بلکہ

دینی اور روحانی اقدار

پر بھی مشتمل ہے اور بہرحال وہ دنیا کے معیارِ تحقیق سے بلند اور ارفع ہے۔ اس بلند معیار کے مطابق ہم دنیا کے سامنے بہت سی معلومات رکھیں گے تا علمی دنیا میں بھی اسلام کا رعب قائم ہو۔ اس کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے مستشرق اپنے تحقیقاتی مقالوں میں اسلام کے متعلق غلط خیالات کا اظہار کر دیتے ہیں۔ دنیوی معیار سے وہ تحقیق ہوتی ہے۔ لیکن دنیا کا معیار تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ مضحکہ خیز بن جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آکسفورڈ میں ہماری یونین میں امریکہ اور انگلستان کے مقررین کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ انگریز کا دماغ جب تنقید پر آتا ہے تو سخت تنقید کرتا ہے۔ ہمارے ایک انگریز طالب علم نے کھڑے ہو کر امریکہ کے اخبارات اور رسائل سے اقتباسات لے کر یہ ثابت کیا کہ اعداد و شمار کے لحاظ سے اس وقت امریکہ کے اندر صرف چار آدمی آباد ہیں۔ باقی سارے سیر و سیاحت کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ گو یہ ایک مضحکہ خیز بات تھی لیکن اعداد و شمار سے ثابت ہوتی تھی۔ پس دنیا کی تحقیق میں اس قسم کے بہت سے اصول دخل پا چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جن لوگوں نے دنیاوی اقدار کے مطابق اسلامی خیالات کا اظہار کیا ہے وہ انسانی دماغ کو بڑی غلط راہوں کی طرف لے گئے ہیں۔ غرض تحقیق کے اندر صحیح اقدار ہونی چاہئیں اور دنیا نے

تحقیق کے متعلق صحیح اور معقول اصول تجویز

کئے ہیں تو ان کے لینے میں ہمیں خوشی ہے لیکن وہ ہمارے لئے کافی نہیں ہیں۔ ہمیں اسلام کے بتائے ہوئے اصول کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ان اصول پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریروں میں مختلف مقامات پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً قرآن کریم کی صحیح تفسیر کے معیار کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت کا کوئی ایسا ترجمہ پیش نہیں کیا جا سکتا یا اس کی تفسیر پیش نہیں کی جا سکتی جو

کسی دوسری آیت کے خلاف ہو

اب اگر کوئی قرآن کریم کی بعض آیات کو لے کر ایک تحقیقاتی مقالہ لکھ دے اور سارے قرآن کریم پر اس کو عبور نہ ہو تو وہ غلط نتیجہ نکالے گا اور اس کی بنیاد ایک عام دنیادار کی نگاہ میں بڑی مضبوط ہوگی کہ اس نے قرآن کریم کی پندرہ یا بیس یا چالیس یا پچاس آیتوں کو لے کر اور ان کی تفسیر پیش کر کے ایک نتیجہ نکالا ہے۔ اگر ان چالیس پچاس آیات کے علاوہ اور بھی چالیس پچاس آیات ہوں اور یہ اسی یا سو آیات مل کر صحیح نتیجہ نکالتی ہوں تو نصف آیات کو چھوڑ دینے سے جو نتیجہ نکلے گا وہ صحیح نہیں ہوگا۔ غرض

بہت سے اصول

ہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب۔ تقریروں اور ملفوظات میں ملتے ہیں ان کو ہمیں مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اسلام کے حق میں اس وقت جو رسالے اور کتب لکھی گئی ہیں ان میں بنیادی طور پر بہت سے نقائص پائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم علمی دنیا میں اسلام کا وہ رعب قائم نہیں کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں جو کہ اسلام کے علوم کا حق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف توجہ کرے گی اور جماعت کا نظام بھی ایسی راہیں تلاش کرے گا جن کے نتیجہ میں ہر سال چار نہیں سینکڑوں کی تعداد میں اس قسم کے معیاری تحقیقاتی مضامین دنیا کے سامنے رکھے جا سکیں۔

ہمارے لئے ایک اور دقت بھی ہے

اور اس کا حل تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ اور وہ دقت یہ ہے کہ مثلاً آج جن مقالوں نے انعام حاصل کیا ہے یہ چھپ جائیں تو دنیا کا بڑا حصہ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ آج کے مقالوں میں سے جو مقالہ سمندر کی تحقیق کے متعلق لکھا گیا ہے اس کے متعلق کسی اچھی پبلشنگ کمپنی کے ساتھ معاہدہ کر کے اسے شائع کیا جائے۔ تو وہ کمپنی خود اس کو چھاپ دے گی۔ اردو میں جو کتابیں لکھی جا رہی ہیں ان کی مانگ ویسے بھی کم ہے۔ دنیا تک وہ مشکل سے پہنچتی ہیں اس لئے یہ بھی سوچنا پڑے گا۔ کہ اگر پورا مقالہ نہیں تو اس کے ضروری حصہ کا ترجمہ فوری طور پر ہم مختلف غیر ملکی رسالوں میں شائع کروانے کا انتظام کریں تا دنیا تک صحیح خیالات پہنچ سکیں۔ اور اس کے علمی اور تحقیقاتی حلقہ میں ایک ہیجان اور ہلچل پیدا ہو۔ اور وہ لوگ مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

محض علم ایک فلسفہ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ روحانیت غلط علوم کی بنیادوں پر اپنی عمارت تعمیر نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ روحانیت کے حصول اور اس کے ارتقا کے لئے بھی صحیح علوم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

میں ایک موٹی مثال لیتا ہوں

تاکہ آپ سمجھ جائیں۔ محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات گنا دیں۔ یا ان کی مختصر سی تفسیر کر دیں بلکہ ہر صفت کی حقیقت جب تک انسانی وجود پر جلوہ گر نہ ہو اس وقت تک ہم صفات باری اور ذات باری کا صحیح علم حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً محض یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے۔ یہ کافی نہیں۔ انسان کی روحانیت کے لئے یہ بات کافی نہیں کیونکہ منہ سے تو ہر مسلمان یہ کہتا ہے کہ اللہ رزاق ہے لیکن وہی وجود جس کی زبان خدا کو رزاق کہنے والی ہے اس کا ہاتھ رشوت کے لئے آگے بڑھ جاتا ہے۔ جس شخص پر

اللہ تعالیٰ کی رزّاقیت کا جلوہ

ظاہر ہو جائے اس کے لئے تو ہر دوسری چیز ایک مردہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ناجائز چیزیں تو الگ رہیں جائز چیزوں پر بھی اسے بھروسہ نہیں ہوتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی رزاق ہونے کی صفت کے عملی جلووں کو جو دنیا میں ہو رہے ہیں کثرت سے مثالیں دے کر ثابت نہ کیا جائے اس وقت تک انسانی عقل خدا تعالیٰ کی رزاقیت کا صحیح تصور قائم نہیں کر سکتی۔ ان جلوؤں کا ہبط اس وقت جماعت احمدیہ ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جس پر یہ جلوے اس قدر نمایاں ہیں اور اس رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ ان کو سمجھتی بھی ہے۔ ویسے خدا تعالیٰ کی رزاقیت کے جلوے ہر ایک پر ہو رہے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ ان جلووں کو سمجھتے نہیں۔ اس لئے

جماعت احمدیہ پر یہ بڑا بھاری فرض

عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا ایسا صحیح تصور دنیا کے سامنے پیش کرے کہ جو لوگوں کو خدا تعالیٰ پر صحیح، پختہ اور زندہ ایمان لانے پر مجبور کر دے کیونکہ ایک مُردہ ایمان سے فائدہ نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض مثالیں دے کر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا ہے۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں وہ مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ان میں سے جو مثالیں زیادہ وسیع ہوں زیادہ عمیق ہوں

اللہ تعالیٰ کی صفت رزاقیت

کو زیادہ نمایاں کرکے ظاہر کرنے والی ہوں ان کو ہم اپنے تحقیقاتی مقالوں میں ثابت کرسکتے ہیں تا دنیا انہیں سمجھ سکے۔ آج ہی صبح ایک فرانسیسی سکالر چند منٹ کے لئے مجھے ملنے کے لئے آئے (وہ کل کے یہاں آئے ہوئے ہیں) وقت چونکہ تھوڑا تھا اس لئے میں ان کے ساتھ مختصر سی گفتگو کرسکا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اسلام کے حصہ (Dynamic) پر غور کر رہے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ

مذہب اور فلسفہ میں کیا فرق ہے

دنیا میں بڑے اچھے ذہین اور بلند فکر رکھنے والے فلاسفر پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے الٰہیات پر بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ ان مفکرین کی ایک راہ فکر و تدبر ہے۔ اس میں اور مذہب میں کیا فرق ہے۔ اس فرق کو جاننا ضروری ہے۔ پھر میں نے بتایا کہ ہر نبی نے دنیا میں مبعوث ہوکر بنیادی طور پر ایک ہی دعوےٰ کیا ہے۔ اور وہ دعوےٰ یہ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے پیغمبر کی حیثیت میں بھیجا ہے۔ اور میرا پیغام یہ ہے کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرسکتے ہو۔ اس وقت یہ دعوےٰ تو سارے ہی کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں مگر وہ اسے ثابت نہیں کرسکتے۔ میں نے ان سے کہا کہ افریقہ میں رہنے والا ایک وحشی جس سے دنیا نے صدیوں حقارت اور نفرت کا سلوک کیا ہے جب

اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق

اس کا پیدا ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ کے متعلق ایسی خبریں دیتا ہے۔ جو انسانی دماغ مستقبل کے متعلق معلوم ہی نہیں کرسکتا۔ اس کے پاس اگر دنیا کے سارے بڑے فلاسفر جمع ہوں اور اس بات کے متعلق لاکھوں دلائل دیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں تو وہ رحم کے جذبات کے نتیجہ میں ہنس پڑے گا اور کہے گا کہ تم جاہل لوگ اس چیز کو نہیں پہچان سکتے۔ جس کا میں نے اپنی زندگی میں مشاہدہ کیا ہے۔ فلسفہ کی دلیل روحانی مشاہدہ کے سامنے ہتھیار پھینکنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔ پس ہماری تحقیق میں جو بھی نوعیت کی ہو اس میں بھی روحانیت کے اس قسم کے جلوے ہونے چاہئیں ورنہ ہماری تحقیق میں اور ایک عام مفکر اور مصنف کی تحقیق میں کوئی فرق نہیں ہوگا وہ بے اثر ہوگی۔ دنیوی مفکرین اور مصنفوں نے علوم کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کردیا ہے۔ لیکن وہ دنیا کو مادی اخلاقی اور روحانی تباہی سے بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکے اور انسان کو پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اسے ہر قسم کی تباہیوں اور بربادیوں سے بچایا جائے اور دوسرے اس بات کی ضرورت ہے کہ اسے ہر قسم کے روحانی اور اخلاقی انعاموں کا وارث کیا جائے۔ اس کے لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہے صرف ان مجاہدات کی ضرورت نہیں جن کے نتیجہ میں اگر اور جب اللہ تعالیٰ خوش ہوجائے اور انسان کو اس کی رضا حاصل ہوجائے تو وہ بڑے روحانی انعامات کا وارث بن جاتا ہے۔ بلکہ ہمارا چونکہ یہ فرض ہے کہ ہم دنیا کو روحانیت کی طرف کھینچ کر لائیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم علمی میدان میں اس قسم کے مقالے لکھیں اور دنیا اس بات کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہوجائے کہ بنیادی طور پر ہمارے مقالوں اور ان کے مقالوں میں فرق ہے اور ہم یہ ایک نئی چیز دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور اس میں بڑا وزن ہے اور دنیا کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جب وہ توجہ کریں گے تو ان پر اثر بھی ہوگا

میں نے آج کی گفتگو کو اس فقرہ سے شروع کیا تھا کہ

ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں

کہ ایک اور درخت ہماری محبت اور خلوص نے اللہ تعالیٰ کی اس دنیا کی جنتوں میں لگانے کی کوشش کی ہے۔ درخت کی زندگی پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں حوادث آتے ہیں۔ بعض حوادث کا انسان کو علم ہوتا ہے۔ اور بعض کا اسے علم بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان حوادث میں سے نصل عمر فاؤنڈیشن کے درخت کو بڑی حفاظت سے نکال لیا اور اب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوگیا ہے۔ اور وقت آگیا ہے کہ وہ پھل دینے لگے۔ بالفاظ دیگر فضل عمر فاؤنڈیشن کا ایک دور جو زیادہ تر عطایا جمع کرنے کا تھا ختم ہوچکا ہے اور ایک دور شروع ہوا ہے جس میں اس درخت کی اس رنگ میں حفاظت اور اس کی نشوونما کے لئے کوشش اور جدوجہد کرنی ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ اور لذیذ سے لذیذ تر پھل دینے لگے اور زیادہ سے زیادہ انسان اس کے پھلوں کی لذت سے حصہ پانے لگیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ وہ ہمیں اس کوشش اور جدوجہد کی توفیق عطا کرے۔ اب ہم دعا کرلیتے ہیں۔ آج کا پروگرام دو اجلاسوں پر مشتمل ہے۔ دعا پر یہ اجلاس ختم ہوجائے گا اور اس کے بعد ہم دوسرا اجلاس شروع کریں گے۔ انشاء اللہ

تری نوازشِ پنہاں کو کوئی کیا جانے

اگست کا آخری ہفتہ کراچی میں سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ محبت و ناز میں گزار کر واپس آتا تو تشکر و امتنان کے جذبات آپ ہی آپ مصرعوں میں ڈھلتے چلے گئے

(ثاقب)

کھلے ہیں دیدہ و دل میں کچھ ایسے میخانے
کہ ناز کرتے ہیں جن پر وفا کے پیمانے

فروغِ شمع پہ ہر شب بڑی محبت سے
نثار ہونے کو آتے رہے ہیں پروانے

ترے خلوصِ مقدس کی ہے قسم مجھ کو
ترے خلوص کے قائل ہیں آج بیگانے

مجھے پناہ ملی ہے تری محبت میں
کبھی نہ پوچھا مجھے کم نگاہ دنیا نے

ترے نمایاں کرم کو ہر ایک نے دیکھا

تری نوازشِ پنہاں کو کوئی کیا جانے

ہر اک روایتِ اسلام آج تازہ ہے
حقیقتوں سے مزین ہوئے ہیں افسانے

ترا نظر کا تصدق یہ ہوشمندی ہے
متاعِ ہوش لئے آرہے ہیں دیوانے

جھلک رہے ہیں جو حالات کی جبینوں پر
وہ جلوے بھانپ لئے ہیں نگاہِ فردا نے

ترا خیال ہے قندیلِ محفلِ انساں
ہیں تیرے سائے سے روشن دلوں کے کاشانے

کسی کی چشمِ مروّت نواز ہے ثاقب
ڈھلے ہیں بجز میں پندار کے صنم خانے

چاند پر انسان کا اترنا بلاشبہ صدقِ اسلام کی زبردست دلیل ہے

(از مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ انچارج امریکہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آج سے چودہ سو سال قبل کا زمانہ تھا جب کہ انسان صحیح بھی نہیں سکتا تھا کہ چاند پر کوئی اتر بھی سکتا ہے کجا یہ کہ اس بارہ میں یہ پیشگوئی ہو۔ پیشگوئی کا ہونا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے اسی کی طرف سے یہ اخبار دی گئی تھی۔

۱۔ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ۔

چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے کہ تم ضرور ایک درجہ سے دوسرے درجہ کی طرف سفر کرو گے۔

اتسق۔ وسق سے ہے جس کے معنے ہیں بوجھ لادنے، ذخیرہ کرنے اور جہاز کے زمین پر land کرنے کے ہیں۔

۲۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ چاند کی اس حالت کو جب کہ اس پر جہاز کی طرح کی چیز اترے گی یا وہ بوجھ سے لادا جائے گا جیسا کہ تمام چاند کی گاڑی کا بوجھ اس پر لادا گیا۔ اور ابھی پتہ نہیں کتنی دفعہ اور بوجھ لادے جائیں گے گواہ ٹھہرا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت تم رتکبن سوار ہو کر سفر کرو گے ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک سائنس کی ترقی کی وجہ سے انسان اس قابل ہو جائے گا تاکہ وہ ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ کی طرف سفر کر سکے اب زمین سے چاند کا سفر ہے یا راستہ میں اور Satellites اور اڈے بنانے کی تجویز ہے اس طرح چاند سے دوسرے ستاروں کا سفر ہے یہ سارے امکانات اس سے ہیں اور اسی پیشگوئی میں شامل ہیں۔ سو یہ کیسی واضح پیشگوئی ہے کہ چاند پر تمہارے اترنے اور بوجھ لادنے کے وقت تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ سفر اختیار کر سکو اور ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ کی طرف جا سکو جب کہ موجودہ astronauts نیل آرمسٹرانگ نے کہا کہ یہ آدمی کا ملزور قدم ہے مگر آدمیت کے لئے بڑا قدم ہے۔ سو یہ پیش خیمہ ہے بڑے قدموں کا جو اب انسان اٹھائے گا۔

۳۔ پھر اسی سورۃ کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

کہ جب آسمان پھٹ جائے گا یا بمطابق لغوی معنے جب آسمان کو عبور کیا جائے گا۔ وشق کے معنے آسمان کو عبور کرنے اور پھاڑنے کے ہیں۔ (المفردات) اور وہ اپنے رب کی بات سننے کے لئے کان دھرے گا اور یہی اس پر فرض ہے یعنی وہ الٰہی قوانین قدرت کے مطابق جب انسان کے آگے سر تسلیم خم کرے گا اور جس مفہوم کو سخر لکم ما فی السموٰت میں بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس وقت (یعنی عبور آسمان کے وقت) زمین کو پھیلا دیا جائے گا اور اس زمین کے لوگ چاند اور دیگر ستاروں کو زمین کا حصہ سمجھنے لگیں گے اور وہاں پر رہائش وغیرہ کا خیال کریں گے۔ چنانچہ یورپین و امریکی ممالک میں کئی لوگ چاند کی زمین خریدنے کے درپے ہیں تاکہ جب وہاں جائیں تو وہاں رہیں

۴۔ اللہ تعالیٰ الفجر (۲۱-۲۳) میں فرماتا ہے کہ وما یعلم جنود ربک الا ھو کہ دنیا تو درکنار کے لشکروں کو دریافت کرنے کی کوشش کرے گی۔ مگر جتنا بھی وہ علم حاصل کریں وہ کچھ بھی نہیں ہوگا کیونکہ ان کا علم بہر حال محدود ہوگا۔ ہاں اللہ تعالیٰ جو کہ خلاق ہے وہ ان تمام لشکروں کا عالم ہے۔ پھر فرمایا وما ھی الا ذکریٰ کہ یہ (قرآن) تو انسان کے لئے صرف ایک نصیحت ہے۔ اور بطور یاد داشت کے ہے۔ پھر ایک شہادت کا تعالیٰ پیش فرماتا ہے (کلا والقمر واللیل اذ ادبر والصبح اذا اسفر انھا لاحدی الکبر نذیرا للبشر لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر) یعنی سنو ہم چاند کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں یعنی جب انسان اس قابل ہو جائے گا کہ وہاں پر قدم رکھے (واللیل اذ ادبر) اور تاریکی جب پیچھے پھیر لیتی ہے یعنی اس وقت آسمانوں اور افلاک کے بارہ میں علم اور جہالت کی تاریکیاں دور ہونا شروع ہو جائیں گی اور انسان مختلف satellites وغیرہ کو بھیج کر اور انسانوں کو بھیج کر جو وہاں کی زمینوں کی مٹی اور پتھروں کو لا کر معائنہ کر کے وہاں کے اسرار معلوم شروع کر دیں گے تو اس وقت (والصبح اذا اسفر) اور صبح کو جب وہ روشن ہو جاتی ہے یعنی آسمانی اسرار کی دریافت کی صبح پھوٹنا شروع ہو جائے گی۔ فرمایا یہ واقعہ کہ انسان آسمانی کروں پر قدم رکھنا شروع کرے گا (انھا لاحدی الکبر) یہ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے یعنی یہ واقعہ ابتداء آفرینش سے ظاہر ہونے والے اہم واقعات میں سے ایک اہم واقعہ ہوگا جیسا کہ پہلے نکسن امریکہ نے بھی اس وقت کہا کہ یہ واقعہ پیدائش سے لے کر اب تک تمام میں سے سب سے بڑا واقعہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں یہ ان بڑے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے۔ پھر فرمایا (نذیر البشر) انسان کو ڈرانے والا (واقعہ) کیونکہ انسان دنیاوی علوم و سائنس کے انکشافات میں اس درجہ ترقی کر چکا ہے کہ وہ اب ایسے مقام پر کھڑا ہے کہ اس کا صحیح استعمال اسے مزید ترقی کی طرف لے جا سکتا ہے اور غلط استعمال ہلاک کر سکتا ہے اس لئے فرمایا (لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر) کہ تم میں سے جو چاہے وہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے۔

اب بڑی طاقتیں اگر چاہیں تو آگے بڑھ سکتی ہیں اور انسان کے لئے مفید کام کر سکتی ہیں اور اگر چاہیں تو غلط استعمال کر کے خود بھی ہلاک ہو سکتی ہیں اور بنی نوع انسان کی اکثریت کو بھی ہلاک کر سکتی ہیں اور اسی طرح اس میں یہ بھی بشارت (ب) کہ اس وقت اگر یہ اقوام روحانی پیغام کو قبول کر لیں کیونکہ سوائے اسلام کے کسی اور مذہب نے اتنا عرصہ قبل اس بات کا تصور بھی نہ کیا تھا کہ کوئی آسمان پر جا سکے گا۔ ہاں اسلام نے نہ صرف اس کا ذکر کیا بلکہ واضح طور پر پیشگوئیاں کیں جن میں سے اکثر کا قبل ازیں اخبار کے ذریعہ تذکرہ ہو چکا ہے

اب بھی اگر دنیا اور یہ اقوام اسلام کی طرف کان نہ دھریں تو یہ روحانیت میں تنزل کی انتہا ہوگی۔ اور اگر اسلام کو قبول کر لیں تو ترقی کی طرف مزید گامزن ہونگے اور اللہ تعالیٰ کو خوشنودی حاصل کر لیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ اس پیغام کو قبول کریں اور ہم احمدیوں کو توفیق دے کہ وہ اس اہم امر کو زیادہ سے زیادہ دنیا تک جلد سے جلد زیادہ تعداد میں پہنچا سکیں۔

سورج طلوع پھر کوئی شاید نیا ہوا

اے اہلِ عقل! بزم میں کیا ماجرا ہوا
دیکھو جسے اُسی کا ہے دامن پھٹا ہوا

مقصودِ گفتگو جو ہے ترغیبِ دل کی
خنجر ہر آستین میں ہے پھر کیوں چھپا ہوا

برپا ہے آج مشرق و مغرب میں ایک حشر
سورج طلوع پھر کوئی شاید نیا ہوا

حیراں ہے عقل ہستیاں اپنی اجاڑ کر
ہے مطمئن جنوں کہ ہے صحرا بسا ہوا

کی ہے کس اہتمام سے مغرب نے خودکشی
سونے کے جام میں ہے ہلاہل ملا ہوا

گرما گیا ہمارے مسیحا کا دم اسے
یخ بستہ یہ جہان تھا بے حس پڑا ہوا

ساقی کا معجزہ ہے یہ بادہ کے باب میں
جتنا پلایا، خم میں کچھ اس سے سوا ہوا

سورج نکالے اپنے گریباں سے سیکڑوں
ہم کو شبِ طویل کا جب سامنا ہوا

بے اختیار ہم نے ٹٹولی ہے اپنی جیب
جب نقدِ دو جہاں کا کہیں تذکرا ہوا

صد حشر در بغل یہاں پھرتے ہیں کچھ فقیر
چھیڑا کسی نے گر انہیں، سمجھو بُرا ہوا

محشر میں سب کی آنکھ تبسم کی منت تھی
اک در کی خاک سے تھا مرا اس کا اٹا ہوا

(از عبد الرشید تبسم ایم اے)

تاریخ اسلام

30

سلطان صلاح الدین ایوبی

مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی اور یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کے قبلۂ اوّل کی بے حرمتی کے واقعات کے بعد دنیائے اسلام میں ایک دفعہ پھر سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارناموں کو یاد کیا جا رہا ہے اور یہ جملہ تو اکثر سننے میں آتا ہے کہ بیت المقدس پھر کسی صلاح الدین ایوبی کا منتظر ہے۔

۱۱۳۸ء میں جب سلطان صلاح الدین ایوبی پیدا ہوا تو نہ صرف دنیائے اسلام خطرات میں گھری ہوئی تھی بلکہ خود اس کا اپنا خاندان بھی افلاس اور گمنامی کا شکار تھا۔ جس روز صلاح الدین پیدا ہوا اسی روز اس کے خاندان کو جلاوطنی کا حکم ملا۔ یہ بچہ ایک برس کا ہوا تو اس خاندان کے دن پھرنے لگے۔ اس کے والد کو نورالدین زنگی نے بعلبک کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ صلاح الدین کی ابتدائی زندگی کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ۱۱۶۴ء میں پہلی بار اس کا نام تذکروں میں آیا ہے جب اسے اپنے چچا اسدالدین شیرکوہ کے ہمراہ اپنی مرضی کے خلاف مصر جانا پڑا۔ ۱۱۶۹ء میں شیرکوہ مصر کے آخری فاطمی خلیفہ المقتضد باللہ کا وزیر مقرر ہوا لیکن اس کی عمر نے وفا نہ کی اور وہ جلد ہی وفات پا گیا۔ چچا کی موت کے بعد سلطان صلاح الدین کو اپنے چچا کی جگہ مصر کی وزارت کے منصب پر فائز کر دیا گیا۔ ۱۱۷۴ء میں نورالدین زنگی کی وفات پر سلطان صلاح الدین مصر و شام دونوں ملکوں کا خودمختار حکمران بن گیا۔ اس کی دلی خواہش یہ تھی کہ وہ صلیبی قوت سے نبرد آزما ہو اور انہیں شکست دے کر یورپ جانے پر مجبور کر دے۔ اب یہ خواہش پوری کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ سلطان کے ایک بھائی نے یمن فتح کر لیا۔ حجاز پہلے ہی مصر کے زیر حکومت تھا۔ موصل کے والی نے بھی اطاعت قبول کر لی اور اس طرح عرب کے مختلف صوبوں کو متحد کرنے کا جو خواب نورالدین دیکھا کرتا تھا صلاح الدین نے اسے پورا کر دیا۔ ۱۱۷۵ء میں عباسی خلیفہ نے اسلامی حکومت کے تمام مغربی علاقوں کے فرمانرواؤں کی سند صلاح الدین کو بھیج دی جس میں شمالی مغربی افریقہ کا علاقہ بھی شامل تھا۔ یہ سند محض نام کی تھی کیونکہ عباسی خلیفہ کو ان ممالک پر حقیقی معنوں میں کوئی اقتدار حاصل نہ تھا۔ اس زمانے میں سلطان پر دو قاتلانہ حملے بھی ہوئے تھے آخر اس نے ارادہ کیا کہ وہ قاتلوں کے اس گروہ کی سرکوبی کرے جنہوں نے مشرق وسطیٰ میں ایک طوفان اٹھا رکھا تھا اور جن کے ہاتھوں سے نہ مسلمان محفوظ تھے اور نہ عیسائی۔ ۱۱۷۶ء میں سلطان نے ان کے مرکزی علاقہ کا محاصرہ کر لیا لیکن یہ مہم پوری طرح کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ یہ علاقہ پہاڑی اور سخت دشوارگزار تھا۔ ۱۱۸۷ء میں سلطان نے فرانسیسیوں سے جنگ کی اور انہیں عرب کے مفتوحہ علاقوں سے نکال باہر کیا۔ اس زمانے میں یروشلم پر فرینکش کا قبضہ تھا اور اسے یورپ کی تمام حکومتوں کی حمایت حاصل تھی، سلطان نے یروشلم کے بادشاہ سے امن کا معاہدہ کیا لیکن شاہ کے آدمیوں نے تاجروں کے ایک قافلے پر حملہ کر کے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ سلطان نے معاوضہ طلب کیا اور شاہ کے انکار پر کرک کا محاصرہ کر لیا اور کچھ فوجیں گلیلی کی طرف روانہ کر دیں۔ عیسائیوں نے اپنی پوری فوجی قوت جمع کر کے مقابلہ کی ٹھانی لیکن وہ سلطان کے مقابلے پر نہ ٹھہر سکے اور پہاڑیوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ عیسائی افواج دوبارہ مقابلے پر آئیں تو سلطان کی فوجوں نے ان کا صفایا کر دیا۔ اس مقابلے میں دس ہزار عیسائی مارے گئے اور ان کے رہنما یا تو مارے گئے یا گرفتار کر لئے گئے۔ اس کے بعد متعدد قریبی شہروں اور اہم فوجی مقامات پر سلطان کا قبضہ ہو گیا۔ سلطان نے ان علاقوں کے معزز شہریوں کو طلب کر کے ان سے کہا کہ وہ بیت المقدس میں خون بہانے کے حق میں نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ سلطان کی اطاعت قبول کر لیں تو وہ انہیں زر و مال اور جتنی زمین چاہیں گے دے گا۔ ان کے انکار پر سلطان نے مقابلے کا فیصلہ کیا۔ بیت المقدس کا محاصرہ زیادہ دن نہیں چلا۔ صلیبیوں نے سلطان سے پناہ مانگی اور سلطان نے انہیں فراخدلی سے معاف کر دیا۔ یونانی اور شامی عیسائیوں کو سلطان کی سلطنت میں تمام شہری حقوق دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو لوگ جانا چاہتے تھے انہیں چالیس دن کی مہلت دی گئی۔ سلطان ۱۱۸۷ء میں اس وقت بیت المقدس میں داخل ہوا۔ جب صلیبی عیسائی شہر خالی کر چکے تھے اس کے بعد مسجد اقصیٰ کو جسے عیسائی نقصان پہنچا چکے تھے اور گرجا کی شکل دے چکے تھے۔ دوبارہ اصلی حالت میں لایا گیا۔ دوسری صلیبی جنگ کے بعد سلطان نے عیسائیوں سے متعدد مقابلے کئے اور بالآخر اپنی شرائط پر عیسائیوں سے امن کا معاہدہ کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو کوہ میں نہ پاکر

دیوار و در اداس ہیں، برگ و شجر اداس
"تم شہر میں نہیں ہو تو ہے شہر بھر اداس"

بیشک نگاہ میں ہے ترا عکسِ دلربا
یہ کیا ہوا؟ کہ آج ہے ذوقِ نظر اداس!

پہلو میں بھی ہے راڑہ دروں خانۂ حیات
پنہاں سہی مگر ہے دلِ مستمر اداس

مسکن بھی ہے وہی اور وہی رہگزر مگر
مسکن ترا اداس! تری رہگزر اداس

وہ لطف، وہ عنایتیں شام و سحر کہاں
تیرے بغیر ہو گئے شام و سحر اداس

آ جائیے وہ حسنِ مداوا لئے ہوئے
دل کہہ رہا ہے عرضِ تمنا لئے ہوئے

(امین اللہ خان سالکین)

داخلہ ایم۔اے عربی کلاس
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جو طلباء و طالبات امسال ایم۔اے عربی کلاس تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں براہ کرم یہ سب امیدوار مورخہ ۱۵ ر ستمبر بروز سوموار ٹھیک پونے دس بجے بعد دوپہر ایم۔اے عربی کے کمرہ میں تشریف لے آویں۔

پرنسپل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسنِ اخلاق کے درخشاں نمونے

حضور کی حیات طیبہ منکسر المزاجی دریادلی طبع اور حسن خلق کے متعدد اور بیمثال نمونے ظاہر ہوئے جس نے آپ کے ساتھ ہمرکاب ہونے والوں کو بیحد متاثر کیا اور وہ آپ کے وجود میں اعلیٰ اخلاق کا جلوہ دیکھکر انگشت بدنداں ہو جاتے تھے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کہا کرتے تھے کہ "والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گذاری بلکہ فقیر کے طور پر گذاری"۔ یہ فقرہ جو آپ کی پوری زندگی کی مختصر مگر جامع تصویر ہے آپ کے زمانہ مقدمات پر بھی پوری شان سے حاوی ہے۔ قادیان کے کنہیالال صراف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک یکہ کرا دیا جائے۔ حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔ یکہ والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔ یکہ والے کو پیل پر بادو سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہو گیا۔ اور مرزا صاحب غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے۔ تو میں نے یکہ والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کمبخت اگر مرزا نظام الدین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا۔ لیکن چونکہ وہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اس سے معافی مانگو تم نے کیوں اسے مارا وہ مزدور آدمی تھا وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا میں نے کہا حضرت میں اسے ماروں گا اس نے کیوں ایسا کیا۔ لیکن حضرت اقدس بار بار یہی فرماتے رہے نہیں اس سے معافی طلب کرو"۔

حضرت اقدس علیہ السلام کا معمول تھا کہ جب مقدمات کے لئے قادیان سے روانہ ہوتے تو اپنے ساتھ متعدد سواری کے لئے گھوڑا بھی لے لیتے ان سفروں میں آپ کے ہمرکاب ان دنوں آپ کے قدیم خدام میں سے مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب (ساکن قادیان) یا مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال) یا میاں غفار یکہ بان ہوتے تھے۔ جنہیں آپ گاؤں سے نکل کر سوار کر لیتے اور پھر نصف راستہ حضور سوار ہوتے اور نصف راستہ وہ سواری کرتے اور بٹالہ پہنچنے پر اپنی حویلی میں قیام فرماتے تھے۔ اور جو گھوڑا اس حویلی کی دیکھ بھال کے لئے مقرر تھا اسے اپنے کھانے سے دیتے اور خود حسب معمول بہت کم کھاتے تھے۔ چنانچہ مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب مرحوم کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے کہ "ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے" جب حضور قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کرتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر جاتا اور آپ سوار ہو جاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کرتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے اسے چلنے دیتے۔

آپ کے دوسرے قدیم خادم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال کا بیان ہے کہ:-

"میں اولاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وقف نہ تھا یعنی ان کی خدمت میں رہنے کی عادت نہ تھی خود حضرت صاحب گوشہ گزینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔ یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے اس حویلی میں ایک بالاخانہ تھا آپ اس میں قیام فرماتے۔ اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا آپ وہاں پہنچکر دو پیسے کی روٹی منگواتے۔ یہ روٹی موٹی ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اس جولاہے کو دے دیتے اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنے دے دیتے آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی"۔

جس دن آپ نے بٹالہ جانا ہوتا تو سفر سے پہلے آپ دو نفل پڑھ لیتے.... صبح کا کھانا آپ گھر سے کھا جاتے... دوپہر کے وقت جو وقفہ ہوتا تھا اس میں آپ باہر تشریف لاتے اور مجھے چند پیسے دیتے کہ بھوک لگی ہوگی کوئی چیز کھا لو قادیان میں واپسی پر آپ کبھی سڑک پر اتر پڑتے اور کبھی قادیان کے نزدیک ایک باغ میں (جو محکمہ دارالصحت کے قریب تھا) قادیان میں کبھی سوار ہونے کی حالت میں آپ تشریف نہیں لائے"۔

مقدمات میں انقطاع الی اللہ

ان مقدمات میں سب سے نمایاں امر آپ کا انقطاع الی اللہ تھا جو ہر موقعہ پر خود بخود ظاہر ہوتا تھا آپ سفر میں ہوتے یا حضر میں۔ عدالت میں ہوتے یا اپنی رہائش گاہ پر۔ یاد الٰہی سے آپ ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہتے تھے۔ بلکہ زندگی کا ہر تغیر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بنتا تھا۔ ڈلہوزی کے سفروں کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ "جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا اور میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کیلئے یہاں اچھا موقعہ ملتا ہے"۔

عنفوان شباب میں بہادر لڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے تصور... یوں کھوئے جانا آپ کے اس عشق کا پتہ دیتا ہے جو آپ کے قلب صافی میں محرک قوی کی شکل میں ہر دم موجزن رہتا تھا۔ آپ دست باکار اور دل بایار کی مجسم تصویر اور عالم جوانی میں عشق الٰہی کے سانچے میں ڈھلا ہوا نفیس قالب تھے جس کے چہرہ مہرہ طرز گفتگو اور کردار سے روحانیت کا نور برستا تھا۔ جو ایک اجنبی انسان کو بھی مبہوت کر دیا کرتا تھا۔ چنانچہ ڈلہوزی کے سفر کا ایک واقعہ ہے کہ آپ ایک مقدمے کے سلسلہ میں پہاڑ پر یکہ میں سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں بارش آگئی۔ آپ اپنے ہمسفر ساتھی سمیت یکہ سے اترے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی طرف گئے جو راستہ کے پاس تھا آپ کے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اس نے روکا۔ اس پر باہم تکرار ہو گئی اور مالک مکان تیز ہو کر گالیوں پر اتر آیا۔ حضرت صاحب یہ تکرار سن کر آگے بڑھے۔ جونہی آپ کی اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو بیشتر اس کے کہ آپ کچھ فرماتے اس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ "میری ایک جوان لڑکی ہے اس لئے میں اجنبی آدمی کو گھر میں نہیں گھسنے دیتا مگر آپ بے شک اندر آجائیں"۔

مقدمات خواہ کتنے پیچیدہ، اہم اور آپ کی ذات یا خاندان کے لئے دُور رس نتائج کے حامل ہوتے آپ نماز کی ادائیگی کو ہر صورت میں مقدم رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ریکارڈ ہے کہ آپ نے ان مقدمات کے دوران میں کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہونے دی عین کچہری میں نماز کا وقت آتا تو اس کمال محویت اور ذوق شوق سے معروف نماز ہو جاتے گویا آپ صرف نماز پڑھنے کے لئے آئے ہیں کوئی اور کام آپ کے مدنظر نہیں ہے۔ بسا اوقات

ایسا ہوتا کہ آپ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے عجز و نیاز کر رہے ہوتے اور مقدمہ میں طلبی ہو جاتی مگر آپ کے استغراق، توکل علی اللہ اور حضور قلب کا یہ عالم تھا کہ جب تک مولائے حقیقی کے آستانہ پر جی بھر کر الحاح و زاری نہ کر لیتے اس دربار سے واپسی کا خیال تک نہ لاتے چنانچہ خود فرماتے ہیں:-

"میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یکطرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں نماز رکھ رہا تھا تو اس نے کہا کہ میں آپ کو ڈگری دے چکا ہوں"۔

عدالت سے غیر حاضری کے باوجود آپ کے حق میں فیصلہ ہو جانا ایک تجارتی الٰہی نشان تھا جو آپ کے کمال درجہ انقطاع و ابتہال کے نتیجہ میں نمودار ہوا۔

---

۲ دو غیر احمدی بچوں کی طرف سے وقف جدید کیلئے چھ چھ روپے کا عطیہ!

چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وقف جدید کے ایک معلم (مکرم ناصر احمد صاحب) کام کر رہے ہیں۔ جو گاؤں میں تمام بچوں کو اسلام اور احمدیت کے ابتدائی اسباق اور قرآن مجید باترجمہ پڑھا رہے ہیں بچوں کے انہماک کو دیکھ کر غیر احمدی والدین بھی اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھنے کی غرض سے ان کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ چنانچہ جب مرکزی تحریکیں ہوتی ہیں تو تمام بچے بلا کم و کاست اس میں حصہ لیتے ہیں وہ اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں

"فیس سینٹر ایک قسط وعدے کے مطابق وصول ہو کر مرکز میں جمع ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔ ایک غیر احمدی بچے نے وقف جدید کے لئے ۶/- روپے پیش کر کے رسید حاصل کی ہے اور اسی طرح ایک غیر احمدی بچی نے بھی اپنی خوشی کے ساتھ ۶/- روپے پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں قرآنی نور سے منور فرمائے۔"

احمدی والدین اور احمدی بچے اس ایثار کو دیکھ کر خود بھی توجہ کریں اور دعا بھی فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کو جو کہ حقیقت خود ان کی بیداری کی تحریک ہے کامیاب کرے۔

ناظم مال

(وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

---

۵ پانچواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

احباب یہ سن کر مسرت محسوس کریں گے کہ اس مرتبہ آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ نہایت وسیع پیمانے پر منعقد کیا جا رہا ہے (بشرط منظوری) اس میں ملک کی نامور ٹیموں کے علاوہ مغربی پاکستان کے کالجوں کی مشہور ٹیمیں بھی شامل ہوں گی۔

تبدیل شدہ تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ ستمبر ہیں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔

شرح ٹکٹ حسب ذیل ہے:-

ٹکٹ سٹیج سیزن ۲۵/-

کرسی خاص۔ سیزن ۱۰/- کرسی خاص یومیہ ۴/- کرسی عام سیزن ۳/-

کرسی عام یومیہ ۱/۵۰ ٹکٹ عام سیزن ۱/۵۰ ٹکٹ عام یومیہ ۷۵/-

بچوں کا ٹکٹ سیزن ۷۵/- بچوں کا ٹکٹ یومیہ ۳۰/- ٹکٹ گولبازار اور رحمت بازار پنڈال کے باہر سے خریدے جا سکتے ہیں

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور احباب جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تعطیلات موسم گرما کے بعد یکم ستمبر ۱۹۶۹ء سے کھل گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی کام باقاعدگی سے شروع ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اس مرکزی ادارہ کی اہمیت واضح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سکول ۱۸۹۸ء میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم فرمایا تھا اور الحمد للہ کہ اس مدرسہ نے گزشتہ ۷۰ سال میں حضور پُر نور علیہ السلام کی توقعات کے مطابق کام کیا۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل بیسیوں طلباء نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئے اور تربیتی لحاظ سے وہ اپنوں اور غیروں کے معلم بنے بچوں نے دوران تعلیم دینی اور روحانی ماحول میں تربیت پا کر قوم و ملت کی بہتری کے لئے اہم کردار ادا کیا۔

دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم ہمارے سکول کا طرۂ امتیاز ہے خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہونا اور بزرگان دین کی صحبت صالح میں چند لمحات گزارنا اور کہاں میسر آ سکتا ہے؟

الغرض موجودہ پُر آشوب دور میں اگر جماعت کے لئے کہیں تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام موجود ہے تو وہ آپ کا یہی سکول ہے اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارۂ ہذا میں تعلیم کی غرض سے بھجوائیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں رہائش کا عمدہ انتظام ہے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش ہوتی رہتی ہے۔ پانچوں وقت نماز باجماعت کا التزام کیا جاتا ہے نیز دیگر اسلامی احکام کی سرانجام دہی کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے دے۔

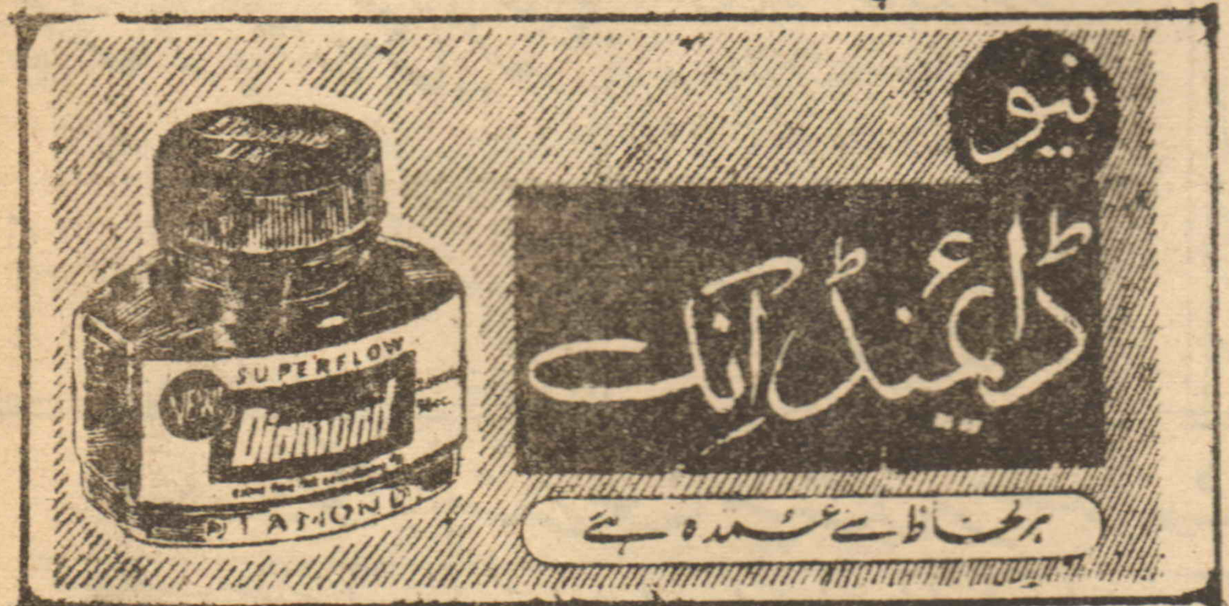
نیو
ڈائمنڈ انک
ہر لحاظ سے عمدہ ہے

شان خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۱۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

درخواست ہائے دعا

۱ - میرے ابا جان بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں (جہاں انکا اپریشن ہوا تھا) زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مبارکہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (مبلغ ماریشس) ربوہ)

۲ - ملک غلام حسین صاحب آف کوئٹہ کو Heart Attack ہوا ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(صوفی رحیم بخش ہیڈ کوارٹر سب ایریا پشاور کینٹ)

۳ - چک ۱۶۶ نہر مراد میں نئی مسجد بنوانی شروع کی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے خیر خیریت سے کام مکمل فرمائے آمین۔ نیز خاکسار کو بھی چند ایک پریشانیاں ہیں جن کے ازالے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(میاں مجید احمد خان قائد ضلع بہاولنگر)

۴ - خاکسار کی طبیعت ایک عرصہ سے خراب چلی آ رہی تھی۔ اب ڈاکٹری مشورہ پر کچھ عرصہ آرام کرنے کے نتیجہ میں قافی فرق پڑا ہے اور صحت رو ترقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ نیز میں بعض مشکلات میں بھی مبتلا ہوں۔ ان سے چھٹکارا پانے کے لئے بھی احباب سے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

۵ - عزیزم سید ظہور احمد صاحب (خلف الرشید محترم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب رضی) منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کا تبادلہ ایبٹ آباد سے مظفر گڑھ ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم یہ تبادلہ ہر طرح سے ان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ (عاجز حکیم عبدالرحمان شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۶ - مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز سابق پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب انہیں پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے وہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ اگرچہ سپیشلسٹ نے معائنہ کے بعد ہلکا دفتری کام کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ لیکن کچھ عوارض باقی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

۷ - خاکسار کی والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو تندرستی عطا فرمائے اور ان کا سایۂ عاطفت ہمارے سر پر زیادہ دیر تک قائم رکھے (عبدالرشید ندیم انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

۶ - میرے بچوں کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو اعلیٰ کامیابی عطا کرے اور دین کا خادم بنائے آمین۔
اہلیہ الحاج نذیر احمد صاحب سولنگی
دارالرحمت وسطی ربوہ ۳/۱۴

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب سابق سیکرٹری امور عامہ ۴۱ ڈاور بلڈنگ دی مال روڈ لاہور ۹/۶۹ کو حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے ضلع جالندھر کے مہاجر تھے پاکستان میں آکر ڈیرہ کے احمدی دوستوں کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ آپ مخلص احمدی تھے باوجود مخالفت کے آپکے قدم آگے ہی بڑھے آپ کے درجن کے قریب پیاسی روحیں سیراب ہوئیں آپ کی اہلیہ شریف بیگم صاحبہ بھی آپکے اخلاص سے متاثر ہو کر احمدیت میں داخل ہو گئیں۔ وفات کے وقت آپکی عمر ۵۰ سال تھی آپ کے خاندان کے لئے بہت صدمہ ہوا ہے آپ موصی تھے جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق دے۔ اور چوہدری صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (سلطان احمد مجاہد چک چرڑ)

۲ - مکرم ولی محمد صاحب سابق ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ مورخہ ۲/۹/۶۹ کو اپنے گاؤں موضع دھرکنانہ دبھوچھال کلاں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں چونکہ نماز جنازہ میں کوئی احمدی شامل نہیں ہو سکا اسلئے احباب سے جنازہ غائب کی درخواست ہے (محمد صادق ندیم آزاد بک بائینڈ گولبازار ربوہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی امۃ الرشید کا نکاح عزیزم منور احمد صاحب ابن چوہدری غلام قادر صاحب سکنہ چک ۲۰۹ گ ب ضلع لائلپور کے ساتھ بعوض مہر تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰/-) محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے بمورخہ ۶/۹/۶۹ کو بمقام ربوہ پڑھا۔ عزیزہ امۃ الرشید محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب لائلپوری درویش قادیان (مرحوم) کی پوتی اور عزیزم منور احمد صاحب محترم چوہدری رحمت علی صاحب (مرحوم) سکنہ چک ۲۰۹ گ ب ضلع لائلپور کا پوتا ہے احباب اس رشتہ کے جانبین کے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرماویں۔ خاکسار محمد ابراہیم رشید (کارکن نظارت بیت المال خرچ ربوہ)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا
"پائلز کیور" بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہے تسلی کے لئے نمونہ کی خوراک مفت حاصل کریں۔
مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۱/۵۰
سٹاکسٹول کے معقول کمشن
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ کی مفید و مجرب دوائیں نیو پائلز کورس۔ بواسیر خونی و بادی کا مکمل علاج ۵/- شفا بے بی ٹانک۔ بچوں کی ہر کمزوری اور سوکھا پن کی مجرب دوا ۲/۵۰
پائیوریا: پائیوریا کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے کھانے کی دوا ۲/-
فیسلین ملا: مستورات کے چہرے کی چھائیاں اور کیل مہاسے کھانے کی دوا سے فائدہ ۲/-

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(منیجر)

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپکو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ سیٹ بستر قرشی دریاں۔ کھیس تولئے جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔
وسیم ٹیسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ ۲/- روپے صرف دو روپے
(منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۲۵
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۲۰	۱۱-۱۰	۱۲-۲۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۲۰	۱۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ محمد علی ظفر برائے منیجر

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲/- روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ہفتہ تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ!

امسال یکم ظہور (اگست) سے مجالس خدام الاحمدیہ نے ہفتہ تحریک جدید منایا اور تحریک جدید کے چندہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مقدور بھر کوششیں کیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ان کی مساعی کے مکمل نتائج رونما ہونے میں کچھ دیر لگے گی۔ جن مجالس نے دفتر ہذا کو رپورٹیں بھجوانے کا اہتمام کیا ہے دفتر ہذا ذیل میں ان کے نام پیش کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کے اموال و نفوس میں خیر و برکت نازل فرمائے۔

دارالعلوم شرقی ربوہ۔ لائل پور، خوشاب، سرگودھا، مغل پورہ لاہور۔ ڈسکہ (ضلع سیالکوٹ) نوشہرہ چھاؤنی۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ چک ۲۷۰/۱۹ کاچیلو (ضلع تھرپارکر) حیدرآباد۔ نصرت آباد (ضلع تھرپارکر) گوٹھ فتح دین ضلع خیرپور۔ چک ۵۶ - ۴ - آر۔ ضلع بہاولنگر۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عشرۂ وقف جدید میں وصولی کے اعداد و شمار جلد از جلد روانہ فرمادیں

احباب کو علم ہے کہ عشرۂ وقف جدید ۱۰ تبوک (ستمبر) کو ختم ہو رہا ہے۔ ان ایام میں وقف جدید کا جس قدر چندہ بھی وصول ہوا۔ اس کی مفصل اسم وار رپورٹ جلد از جلد دفتر ہذا میں پہنچنی ضروری ہے۔ تاکہ عطیہ دہندگان کے اسماء گرامی اور کارکنوں کی کارگزاری کی رپورٹ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کر سکیں۔ چندے کی رقم ۱۵ ستمبر تک ضرور داخل خزانہ ہو جانی چاہیئے۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر وقف جدید کی کمی کو پورا کیا جاوے اور اب جب کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندے کی مدت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے۔ اب عہدیداران وقف جدید اور سیکرٹریان مال وقف جدید کی طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ہمارا بہترین مددگار ہو۔ (ناظم مال وقف جدید)

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک گریجویٹ دوست کی ضرورت ہے جو محکمہ تعلیم کا بھی تجربہ رکھتے ہوں اور بطور سپرنٹنڈنٹ کام کر سکیں۔ ریٹائرڈ احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں درخواست دینے والے احباب انتظامی قابلیت والے اور دینی علوم سے واقف ہوں درخواستیں ناظر تعلیم کو مع کوالیفکیشن و سفارش مقامی امیر جلد بھجوا دی جائیں ۲۵۰/- روپے تک ماہوار الاؤنس دیا جا سکے گا

(ناظر تعلیم)

ضروریات مرغی خانہ

(مثلاً)

بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں، مرغیاں
خوراک، اجزائے خوراک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں۔ (منیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں سالانہ چندہ ۶/- روپے

(منیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

ریڈیو

ٹرانسسٹر، ایمپلی فائر، ٹیپ ریکارڈ کی مرمت کا

اعلیٰ مرکز

ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن

رحمت بازار۔ ربوہ

نیز ہاؤس وائرنگ اور وائنڈنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

بشارت برادرز

رحمت بازار۔ ربوہ

روزمرہ کی اشیاء یعنی نیساری ہوزری، کراکری، سکولیش جام اور سٹیشنری، کتب برائے مڈل اور ہائی کلاسز، نیز موسم رواں کی دیگر ضروریات کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

تریاق سلیمانی

برسات کے موسم میں

بدہضمی، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے کا فوری علاج

قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

نصاب امتحان لجنہ اماء اللہ معیار اول و دوم

معیار اول: سورہ بقرہ کا رکوع نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ باتفسیر۔ کتاب نشان آسمانی از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ دعائیں معیار دوم کے مطابق۔

معیار دوم:۔ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۲ باترجمہ۔ کتاب نشان آسمانی۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

مندرجہ ذیل دعائیں:۔

ا۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (سورہ الفرقان ۶۶)

اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کے عذاب کو دور کر دے۔ یقیناً اس کا عذاب بڑی چٹی ہے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔

ب۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا۔

"میں گناہگار ہوں۔ کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما۔ اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل کے سوا اور کوئی نہیں جو مجھے پاک کرے۔

ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف فرما اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

ج۔ پہلے امتحان کے علاوہ خدا تعالیٰ کے مزید ۲۵ نام باترجمہ یاد کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سہگل میٹرک سکالرشپ

(INLAND)

میٹرک میں ۶۸۰ یا اس سے زیادہ نمبر لینے والے طلباء درخواست دے سکتے ہیں ۵۰ پیسے ادا کر کے سہگل فونڈیشن ۶ ایجرٹن روڈ لاہور سے حاصل کریں۔ درخواست ۳۰/۹/۶۹ تک آنریری سہگل فاؤنڈیشن کے نام ارسال کریں۔

(پ۔ ٹ۔ ۶۹-۸-۲۴)

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۳ تبوک تا ۹ تبوک ۱۳۴۸ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ابھی کراچی تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضور قریباً روزانہ احباب جماعت کو جو ملک کے مختلف مقامات سے تشریف لائے ملاقات کا شرف بخشتے رہے اور حضور کے روح پرور ارشادات سے احباب مستفید ہوتے رہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس المناک واقعہ کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ تمام عالم اسلام متحد ہو کر یہود نامسعود کے اس خطرناک چیلنج کا جواب دے۔ کیونکہ اس مذموم حرکت سے یہود نے مسلمانوں کی غیرت و حمیت کو للکارا ہے۔ حکومت پاکستان کو اس غرض کے لئے موثر قدم اٹھانا چاہیئے اور جماعت احمدیہ اپنی حکومت کے اقدام کے ساتھ بھرپور عملی تعاون کرے۔

۲۔ مورخہ ۵ تبوک کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہودی شروع سے ہی اسلام کے خلاف بہت ناپاک عزائم رکھتے ہیں اور انہوں نے کوئی موقع اسلام دشمنی کا ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ آپ نے مسجد اقصیٰ میں آتش زنی کے حالیہ سانحہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ یہودیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو اپنے جملہ اختلافات فراموش کر کے متحد ہو جانا چاہیئے اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ تاکہ اسکی مدد و نصرت ہمارے شامل حال ہو۔ اور ہم دشمنان اسلام کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنا کر غلبۂ اسلام کی مہم میں کامیابی حاصل کریں۔

۳۔ مورخہ ۶ ستمبر کو ربوہ میں یوم دفاع کی تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ جملہ دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات میں حسب سابق تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد تمام مقامی مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام اور شہداء کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کی گئیں۔ عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ بہت سے لوگ شہداء کے قبرستان میں شہداء کے مزاروں پر دعا کے لئے گئے۔ بعد نماز عصر سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام شہداء کی یاد میں باسکٹ بال کا ایک شاندار میچ ہوا۔ لفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک مرحوم اور بریگیڈیئر شامی مرحوم کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ بریگیڈیئر شامی مرحوم کی ٹیم نے ۳۴ کے مقابلہ میں ۴۴ سکور سے یہ میچ جیت لیا۔ اس موقع پر آرمی سٹیشن ہیڈ کوارٹرز سرگودھا کے نمائندے کی حیثیت سے میجر جنرل عبدالقادر صاحب تشریف لائے اور آپ نے انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے صدارتی انتخاب میں فرمایا کہ ہر پاکستانی کو قوم کی ترقی اور سالمیت کیلئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے

۴۔ مورخہ ۵ تبوک کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ربوہ کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی:۔

"جماعت احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجتماع قبلۂ اوّل مسجد اقصیٰ کے نذر آتش کرنے کی شرمناک، ناپاک اور مکارانہ، صیہونی جسارت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا، اسے شدید نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا۔ اس کی پر زور مذمت کرتا اور اس تاریخی اور مقدس یادگار کی بے حرمتی کو تمام عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج تصور کرتا ہے۔ یہودی عزائم اس سے بھی خطرناک ہیں وہ چاہتے ہیں کہ قبلۂ اوّل کو ہیکل سلیمانی میں تبدیل کر کے مکہ اور مدینہ پر تغلب حاصل کریں۔ پس ہمارے سامنے سوال اب صرف مسجد اقصیٰ کا نہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا بھی ہے اس لحاظ سے مسجد اقصیٰ کی آتش زنی کو ہم یہود کی پر فریب اور عیارانہ چالوں کا ابتدائی قدم سمجھتے ہیں ان حالات میں اسرائیلی جارحیت کے ہر اقدام کو ناکام بنانے اور بیت المقدس کو اس چنگل سے آزاد کرانے کے لئے عالمی سطح پر ایک مضبوط اور متحدہ اسلامی محاذ کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے ہم جناب صدر مملکت پاکستان کو یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ربوہ کا ہر فرد اس مقدس راہ میں اپنی جان و مال و آبرو حاضر کرنا موجب فخر و سعادت سمجھتا ہے اور وقت آنے پر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۵۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ جکارتہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ مہنگائی اور دیگر مشکلات کے باوجود ملک کے تمام علاقوں سے احمدی احباب کثرت سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس موقع پر ایک تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا اور ایک تبلیغی کانفرنس بھی منعقد ہوئی جس میں سینکڑوں کی تعداد میں غیر از جماعت اصحاب بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے تمام تقاریر کو بہت توجہ اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔ اہم شخصیتوں کو اسلام اور احمدیت کا لٹریچر دیا گیا۔ اس موقع پر قرآن کریم کے پہلے سیپارہ کی تفسیر چار لاکھ روپیہ سے بھی زائد کی فروخت ہوئی۔ الحمد للہ۔

احمدی نوجوانوں نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ماتحت اس موقعہ پر اپنا الگ اجتماع بھی منعقد کیا۔ اور یہ ایام مرکزی اجتماع کی طرح خیموں میں گزارے۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت اور کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت انڈونیشیا تشریف لا کر انڈونیشین احمدیوں کو اپنی زیارت سے مشرف فرمائیں۔

مورخہ ۵ تبوک کو مکرم میجر عبدالحمید صاحب بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کی غرض سے بذریعہ ٹرین ربوہ سے روانہ ہوئے مقامی احباب نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور نمایاں خدمت اسلام کی توفیق دے۔ آمین۔

ضروری اطلاع

برائے طلباء تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ یکم ستمبر سے باقاعدہ کھل چکا ہے۔ سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر کی کلاسز کی پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ یکم اکتوبر سے انشاء اللہ گیارہویں جماعت کی پڑھائی بھی باقاعدہ شروع ہو جائے گی۔ اس لئے ایف اے / ایف ایس سی کی گیارہویں جماعت میں داخلہ لینے والے طلباء حسب قواعد و اعلانات ۳۰ ستمبر تک کالج میں داخلہ لیں تاکہ ان کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ نیز دوسرے کالجوں سے جو طلباء یہاں سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر میں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ بھی اپنی اپنی ٹائٹریشن حسب قواعد منظور کروا کر جلد داخل ہو جائیں تاکہ طلباء کا تعلیمی حرج نہ ہو۔

(پرنسپل)

درخواست دعا

محترم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ (حال ربوہ) دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔

چند دنوں سے تکلیف زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴